



عيد مبارك

خطبه عيد Eid Sermon 14.5.2021

شعبه تربيت الاحديه مسام جماعت فن لينڈ

نماز عید کا طریق

- عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے اکیلے نہیں۔
- پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور ثنا کے بعد امام بلند آواز سے سات تکبیرات کہے۔ اور مقتدی امام کی پیروی آہستہ آواز میں کریں۔
- ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔
- اس کے بعد امام سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کے کسی حصہ کی تلاوت کرے۔ سنت کے مطابق پہلی رکعت میں سورۃ العلیٰ کی تلاوت کی جائے۔
- دوسری رکعت میں اٹھتے ہی پانچ تکبیرات مہلے کی طرح کہے اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کے کسی حصہ کی تلاوت کرے۔ سنت کے مطابق دوسری رکعت میں سورۃ اللغاشیہ کی تلاوت کی جائے۔ اور رکعت مکمل کر کے نماز مکمل کر لے۔
- نماز کے بعد تمام لوگ ذرا سی بلند آواز میں عید کی تکبیرات تین بار پڑھیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

- اس کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ اس عید کا خطبہ نیچے دیا گیا ہے۔
- خطبہ کے بعد جمعہ کے خطبہ کی طرح امام بیٹھ جائے اور پھر خطبہ ثانیہ پڑھے۔
- آخر پر دعا کے ساتھ اختتام کرے۔
- اگر گھر میں صرف لجنہ ہوں تو وہ بھی نماز عید باجماعت ادا کر سکتی ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ-

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۗ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: یاد رکھنا چاہیے کہ عید اصل میں خوشی کا نام ہے اور خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کسی کام میں کامیابی حاصل کرے۔ اگر کامیابی نہیں تو کون عقل مند ہے جو خوش ہو گا بلکہ الٹا نا کامی پر روئے گا۔ پس عید کو بھی ہمیں اسی طرح دیکھنا ہو گا۔ جب کوئی عید مناتا ہے تو اصل میں وہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ کامیابی کا دعویٰ ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا حقیقت میں کامیابی ہے اور کیا اس کامیابی کی وجہ سے اسے حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عید منائے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک دن ہم عید کا مقرر کر کے اس دن ہم اچھے کپڑے پہن لیں، کھانا پینا اچھا کر لیں، ظاہری طور پر رونق لگالیں، شور شرابا کر لیں، دعوتیں کھالیں اور کھلا دیں۔ ان سب چیزوں میں ہم کچھ نہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔ یہ سارے کام مفت نہیں ہوتے۔ تو جس عید پر ہم صرف خرچ کرتے ہیں اور وہ ہمیں کچھ دے کر نہیں جاتی تو پھر وہ عید نہیں ہو سکتی۔

اس کے علاوہ کچھ اور لوگ ہیں، یہ دونوں قسمیں جو بیان کی ہیں ایک وہ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہم بھی عید منارہے ہیں یعنی خدا رسیدہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ عید منارہے ہیں اور دوسرے نیک لوگ بھی جو حقوق کو ادا کر رہے ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں ہم عید منارہے ہیں۔ اور اسی طرح دوسری قسم بھی ہے جو میں نے بیان کی جنہیں حقیقی عید نصیب نہیں ہوئی اور دھوکے میں سمجھتے ہیں کہ ہم عید منارہے ہیں۔ لیکن ایک تیسری قسم بھی ہے۔ یہ تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو ان دونوں سے بالکل مختلف ہیں، الگ قسم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ہم گناہ گار ہیں، ان کو احساس ہے، جو دل میں خیال کرتے ہیں کہ روزے تو رکھے لیکن روزوں کا حق ادا نہیں کیا، دل میں ایک شرمندگی ہے۔ جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن دل میں شرمندہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شرطوں کے مطابق نماز نہیں ادا کر سکے۔ ایسے لوگوں میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ آج بھی عید پر شاید ایک رسم اور لوگوں کو دکھانے کے لیے عمدہ لباس پہن کر مجلس میں آ گیا ہوں اور عمدہ کھانا بھی کھا رہا ہوں مگر اس کا دل رو رہا ہوتا ہے، اس کا دماغ پریشان ہے۔ اس کی ایک نظر اپنے بھائیوں پر پڑتی ہے اور ایک نظر اپنے تارکے پر ڈالتا ہے۔ ہر تر لقمہ، ہر وہ لقمہ جس کو اپنے مزے میں کھانے کے لحاظ سے بھر پور لقمہ کہہ سکتے ہیں اسے جھنجھوڑتا ہے اور اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ اچھے سفید کپڑے تو پہنے ہوئے ہیں لیکن انہیں دیکھ کر اس کا دل روتا ہے کہ کاش میرا اندرون بھی ایسا ہی صاف ہوتا۔ اپنے بھائی پر نظر پڑے تو اپنی کمزوریاں اور ابھر کر سامنے آ جاتی ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کو دیکھ کر جن کا اللہ تعالیٰ سے خاص قرب ہے اور سمجھتا ہے کہ میری حالت کی چوری پکڑی گئی۔

شاید میرے گناہ اسے نظر آگئے ہیں، شاید میرے نقائص اسے نظر آگئے ہیں۔ ہر دفعہ جب اپنے بیوی بچوں اور دوستوں اور ہمسایوں پر نگاہ دوڑاتا ہے اور پھر اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو شرمندہ ہو جاتا ہے اور ندامت سے اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ ظاہر میں تو مجلس میں شامل ہوتا ہے لیکن دل اپنے گناہوں کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی سے پُر ہوتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ شاید اس مجلس میں میں ہی ایسا ہوں جو حقیقی عید سے محروم ہے اور ضمیر ملامت کرتا ہے کہ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ نہ اُن میں شامل ہوں جو غفلت اور نادانی سے عید منا رہے ہیں اور نہ ان میں شامل ہوں جو وصالِ الہی کی خوشی میں عید منا رہے ہیں۔ پھر سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑا ستارہ ہے اگر میں ظاہر میں عید منالوں تو کیا تعجب کہ خدا تعالیٰ مجھے باطن میں بھی عید منانے کی توفیق دے دے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے میرے ظاہر کی ستاری کی ہے میرے باطن کی بھی ستاری کر دے، میری اندرونی حالت کی بھی ستاری کر دے۔ اللہ تعالیٰ جو بندوں پر بہت رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اپنے بندے کو مایوس نہیں کرتا۔ جب بندہ سوچتا ہے کہ اصل عید تو خدا تعالیٰ کے ملنے سے ہے یہ مجھے میسر نہیں آرہی۔ نفس بار بار اسے ملامت کرتا ہے کہ کیا تمہارے عمل ہیں۔ توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، ندامت محسوس کرتا ہے اور پھر جب پشیمانی اس کو بے چین کر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ بھاگ کر اس کے پاس آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص صحرا میں ہو اور اس کی اونٹنی گم ہو جائے جس پر اس کی خوراک اور پانی بھی ہو اور پھر اچانک وہ اسے مل جائے اور اس اونٹنی کو دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حسرت اور ندامت کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جس کے پاؤں تھے، جو نیک عمل کرنے والا تھا وہ چل کے میرے پاس آ گیا، نیک لوگ تھے ان کو اتنی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی تھی، ان کے پاؤں تھے جن سے چل کے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ اور دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں ان کے بھی پاؤں تھے اور ان کے عمل تھے لیکن ان کے عمل دکھاوے کے تھے۔ وہ چل کر شیطان کے پاس چلا گیا۔ مگر وہ بندہ جس کے پاؤں نہیں ہیں، جو کہیں جانے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چلو میں اس کے پاس جاتا ہوں وہ بہت زیادہ ندامت اور پشیمانی کا اظہار کر رہا ہے، توبہ اور استغفار کر رہا ہے۔ یہ گرا ہوا ہے تو اسے اٹھاتا ہوں اپنے پاس لے آتا ہوں۔ پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرنی چاہیے کہ یا پہلی قسم کی عیدیں ہمیں ملیں یا تیسری قسم کی عید ہمیں ملے اور یہی عید ہے جو حقیقی خوشیاں دینے والی عید ہے۔ یہی عید ہے جو خرچ کروانے کے بجائے انعامات سے نوازتی ہے بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جو دوسری قسم کی عید کو عید سمجھے ہوئے ہیں انہیں بھی حقیقی عید کا ادراک دلوانے کی کوشش کریں۔ دنیا کو اس حقیقی پیغام کے پہنچانے کی کوشش کریں جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہمیں ملا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کا صحیح فہم و ادراک دلوائیں تاکہ دنیا سے تاریکی کے بادل چھٹ جائیں۔ ہدایت کا سورج دنیا کو اپنی نورانی کرنوں سے جگمگا دے۔ خدا کی حقیقی بندگی دنیا میں قائم ہو جائے تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عید دیکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبة ثانية

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ ، وَنُؤْمِنُ بِهِ ، وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَاتِّتَائِي ذِي الْقُرْبَىٰ وَ يَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ - اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَ لَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ -

دعا